دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

ڈاکٹر روپا منجری ہیگڑے کا ’ کلاس روم، نصاب اور شہریت‘ کے موضوع پر خطاب

New Delhi, July 01 August, 2025

ڈاکٹر۔ کے ۔آر۔ نارائنن سینٹر فار دلت اینڈ مائنارٹیز اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کل عظیم پریم جی یونیورسٹی بنگالورو ،اسکول آف ایجوکیشن کی ڈاکٹر راما منجری ہیگڑے کے لیکچر کی میز بانی کی۔گفتگو کا موضوع ’اسکولنگ،ٹیکسٹ بکس اینڈ کنسٹرکشن آف سیٹیزن شپ‘ تھا جسے ڈاکٹر بی۔آر۔امبیڈکر یادگاری خطبات سریز کے حصے کے طور پر منعقد کیا گیا تھا۔

سینٹر کی اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر حلیمہ سعیہ رضوی نے پروگرام کی صدارت کی۔ پروگرام کو آرڈی نیٹر پروفیسر پدمانبھ سماریندر نے تمہیدی گفتگو کی اور تعلیم ونصاب کے میدان میں خطیبہ کے کارہائے نمایاں کو اجاگر کرتے ہوئے سامعین سے انھیں متعارف کرایا۔

ڈاکٹر ہیگڑے نے اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح درسی کتب کمرۂ جماعت کی سرگرمیوں نے ہندوستان میں شہریت کے تصور کو تشکیل دینے میں تاریخی لحاظ سے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ان کے پرزینٹیشن میں کتابوں کے مشمولات اور سال دوہزار تک تدریسیاتی شفٹ پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے نوآبادیاتی عہد سے لے کر مابعد نوآبادیاتی عہد کی متعدد دہائیوں میں اسکول کی درسی کتابوں میں ارتقا کو دریافت کیا۔

انھوں نے نوآبادیاتی دور حکمرانی میں عوام کی تعلیم کی بنیادوں کے جائزے سے اپنی بات شروع کی۔انھوں نے اپنی گفتگو کے دوران ہندوستانی طلبہ میں شہری اقدار کی ترویج کے لیے ولیم لی وارنر کے متعارف کردہ متن ’ہندوستانی شہری‘ کو مرکزی حوالہ بنایا۔ڈاکٹر ہیگڑے نے اس بات کی وضاحت کی ایسے متون غیر جانب دار نہیں تھے۔ان کا مقصد نوآبادیاتی طاقت کے متعین کردہ شہریت سے متعلق چند مخصوص آئیڈیل کو طلبہ کے ذہن میں نقش کرنا تھا جس میں وفاداری، نظم وضبط اور سماجی مطابقت جیسی باتیں شامل تھیں۔انھوں نے کہا کہ یہ تعلیم کے توسط سے زیر حکمرانی رکھنے کی یہ وسیع تر تدبیر کا حصہ تھی۔

اس کے بعد تقریر میں آزادی کے بعد کے دور کی بات ہوئی جس میں ڈاکٹر ہیگڑے نے نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آرٹی) جیسی قومی ایجنسیوں کی وساطت سے نصابی خاکے کے ارتقا جائزہ لیا۔انھوں نے بتایا کہ کس طرح این سی ای آرٹی کے ابتدائی دور کی کتابوں کا مقصد بھی مشترکہ شہری تفہیم کو فروغ دینا تھا۔ وقت کے ساتھ بتدریج نصابی ارتقا میں

ہندوستان سماج کے سماجی وتہذیبی تنوع جھلکنے لگی۔ان کی تحقیق نے نیشنل کریکولم فریم ورک (دو ہزار پانچ) پر منتج ہونے والے شفٹ کی طرف توجہ مبذول کرائی جس نے درسی کتاب تحریر کیے جانے کی زیادہ غور وفکر کی بنیاد فراہم کی۔

تقریر کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ کئی دہائیوں سے نظر ثانی ہونے کے باوجود درسی کتب باوجود سماجی تناظرات کو بدستور منعکس کررہی ہیں۔ڈاکٹر ہیگرے نے اجاگر کیا کہ مضمون میں تبدیلی ہوسکتی ہے تاہم اس متن کی تعبیر وتشریح کا زیادہ تر انحصار استاد پر ہوتا ہے۔ اساتذہ معلومات کی منتقلی کا کوئی غیر فعال ذریعہ نہیں ہی۔وہ اپنے ساتھ زندہ تجربات ومشاہدات لاتے ہیں سماجی عہدہ ومناصب کے حامل ہوتے ہیں اور کلاس روم میں اپنی جانب داریاں بھی لاتے ہیں۔نتیجے کے طور پر اساتذہ کے نظریہ اور طریقہ کار کے مطابق وہی متن الگ الگ طریقے سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر ہیگڑے نے اس بات پر زور دیا کہ درسی کتابیں تعلیمی وسائل سے بڑھ کر ہیں۔وہ ایسی گاڑیاں ہیں جن سے اقدار،سماجی رسومیات اور اجتماعی تخیل کی ترسیل ہوتی ہے۔ان کی تحقیق نے اس بات پر ابھارا کہ درسی کتابیں کیا پیش کرتی ہیں،انھیں کیسے پڑھایا جاتا ہے اور طلبہ انھیں کیسے سمجھتے ہیں ان پہلوؤں پر قریبی نگاہ رکھی جائے۔انھوں نے سامعین سے کہا کہ درسی کتب کو سیاسی اور تہذیبی متون کی حیثیت سے پڑھیں اس سے نئے اذہان کی اخلاقی اور شہری تخیل کی پرورش میں مدد ملے ہوگی۔

پروفیسر حلیمہ سعدیہ رضوی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ خطبے نے نصاب اور درسی کتاب کے تعلق سے اہم سوالات اٹھائے ہیں اور اس کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اس پر غور کریں کہ معلومات کس طرح تشکیل پاتی ہے اور اسکول میں کس طرح اسے منتقل کیا جاتا ہے۔

دلچسپ بحث ومباحثے کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔یہ لیکچر بین علومی اسکالروں کو جن کے تحقیقی کام اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ پسماندہ لوگوں کی زندگیوں میں علم کی ہیئتوں کا کیا اثر ہوتا ہے،ایک پلیٹ فارم پر لانے کی سینٹر کی وسیع تر کوشش کا حصہ تھا۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی،تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ